حکیم محمود احمدظفر

رسول اللہ ﷺ کی چند پیش گوئیاں

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قیامت کا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے جو خاتم الانبیاء اور اپنی امت کے لیے بشیر ونذیر تھے' قیامت کی کچھ نشانیاں بتائیں جن کو ہم رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئیاں بھی کہہ سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال قبل جو پیش گوئیاں ارشاد فرمائی تھیں وہ ایک ایک کر کے درست ثابت ہو رہی ہیں۔ ان پیش گوئیوں کے ظاہر ہونے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لوگوں کے ایمان میں اضافہ ہوا اور زیادتی ہوتی ہے کیوں کہ آپ ﷺ نے مغیبات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جو کچھ لوگوں کو بتایا وہ صحیح اور درست ثابت ہو رہا ہے۔

احادیث کی کتابوں میں آپ کی پیش گوئیاں گو بہت زیادہ ہیں' لیکن ہم اس سلسلۂ مضامین میں ان میں سے صرف چند ایک نقل کریں گے۔

(ا) مال ودولت کی کثرت:

رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی کہ دنیا میں مال و دولت کی کثرت ہو جائے گی' چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم میں مال ودولت کی کثرت نہ ہو جائے یہاں تک کہ مال ودولت کا مالک صدقہ وخیرات کرنے کا ارادہ کرے گا اور ایک شخص کو صدقہ دے گا لیکن وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ یعنی وہ صدقہ قبول نہیں کرے گا۔'' (بخاری جلد۳، ص۸۱، مسلم جلد۷، ص۹۷)

اس مضمون کی ایک اور حدیث سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ وہ بھی آئے گا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا لے کر صدقہ دینے کے لیے گھر گھر پھرے گا لیکن وہ اس صدقہ کو لینے والا کوئی نہیں پائے گا۔ (مسلم جلد۸، ص۹۶)

رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اس امت کے ہاتھوں دنیا کے خزانے فتح کرائے گا اور اس امت کی سلطنت زمین کے مشرق ومغرب تک پہنچے گی۔ کیونکہ حدیث میں ہے جس کو سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا ہے اور مین نے اس کے تمام مشارق ومغارب کو دیکھ لیا، اور جو زمین میرے لیے سمیٹ دی گئی عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی اور مجھے سرخ وسفید دو خزانے دیئے گئے۔ (مسلم جلد۱۸، ص۱۱۳ مع شرح النووی)

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض''۔ (مسلم جلد۱۵، ص۵۷)

مجھے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں۔

ایک اور حدیث میں سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ دفعتاً ایک شخص آیا اور اس نے بارگاہِ رسالت میں اپنی تنگ دستی کی شکایت کی۔ پھر ایک شخص آیا اور اس نے رہزنی اور راستوں کے غیر مامون ہونے کی شکایت کی۔ ان دونوں کی شکایات سن کر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: ’’تم نے حیرہ دیکھا ہے؟‘‘ سیدنا عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ’’دیکھا تو نہیں البتہ اس کے حالات سنے ہیں۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ ایک ہودج نشین عورت حیرہ سے چل کر مکہ مکرمہ آئے گی اور یہاں کعبہ کا طواف کرے گی اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اس کے دل میں کسی اور کا ذرا برابر خوف اور ڈر نہ ہوگا‘‘۔ سیدنا عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ قبیلہ طے کے ڈاکو (یہ سیدنا عدی رضی اللہ عنہ کا اپنا قبیلہ تھا) جنہوں نے شہروں میں لوٹ مار کی آگ لگا رکھی ہے، یہ بھلا کہاں جائیں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اگر تم زندہ رہے تو کسریٰ کے خزانے بھی فتح کر لو گے‘‘ ازراہ تعجب پوچھا کہ ’’کسریٰ بن ہرمز بادشاہ کے؟‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہاں کسریٰ بن ہرمز کے‘‘ پھر فرمایا: ’’اگر تم نے کچھ اور طویل زندگانی پائی تو تم دولت کی فراوانی کا وہ دور بھی دیکھو گے کہ ایک شخص مٹھی بھر کر سونا چاندی اس نیت سے لے کر نکلے گا کہ کوئی اس کو قبول کر لے لیکن کوئی اس کو قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ خوب یاد رکھو کہ قیامت میں تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے جب کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی دوسرا ترجمانی کرنے والا نہ ہوگا۔ اس سے سوال ہوگا کہ ’’بتا میں نے تیرے پاس اپنا رسول نہیں بھیجا تھا جس نے میرے احکام تجھ تک پہنچائے؟ کیا میں نے تجھے مال عطا نہیں کیا تھا اور تجھ پر اپنا فضل نہیں فرمایا تھا؟ وہ بارگاہِ الوہیت میں عرض کرے گا کیوں نہیں، تو نے یہ سب کچھ بخشا تھا۔ اس کے بعد وہ شخص اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اس کو جہنم کے سوا اور کچھ نظر نہ آئے گا۔ پھر وہ اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو اس طرف بھی اس کو جہنم کے سوا اور کچھ نظر نہ آئے گا۔

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ خود سنا کہ دیکھو جہنم سے بچو اگر چہ کھجور کا ذرا سا ٹکڑا صدقہ دے کر تمہیں بچنا پڑے اور کسی شخص کے پاس یہ بھی نہ ہو تو وہ ایک پاکیزہ کلمہ کہہ کر ہی جہنم سے بچ جائے۔

سیدنا عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی ارشاد فرمودہ پیش گوئیوں سے امن کا وہ دور دورہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مقام حیرہ سے ہودج نشین عورت سفر کر کے آتی ہے اور کعبہ کا طواف کر کے واپس چلی جاتی ہے اور راستہ میں اس کو اللہ کے سوا کسی اور کا خوف نہ ہوتا۔ اور کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کرنے والوں میں تو میں خود بھی شریک تھا۔ اور اگر تمہاری عمر ہوئی (یعنی سننے والوں میں جو لوگ زندہ رہیں گے) تو وہ تیسری بات جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی، وہ بھی دیکھ لو گے یعنی مال کی کثرت ہوگی کہ آدمی اپنی مٹھی بھر کر سونا چاندی لیے گھر سے چلے گا تو اس کو قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ (بخاری جلد ۱ ص ۵۰۷، البدایہ والنہایہ جلد ۶ ص ۱۸۸، شرح السنہ لغوی جلد ۵ ص ۳۱۔۳۲)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ مال کی کثرت والی پیش گوئی سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد خلافت میں پوری ہوگئی۔(الجواب الصحیح جلد۴ص۱۳۳)

کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کرنے کی پیش گوئی تو اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے جو سفر ہجرت میں سراقہ کے ساتھ پیش آیا۔ جب آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی معیت میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور راستہ میں سراقہ نے آپ ﷺ کا تعاقب کیا اور تین دفعہ اس کا گھوڑا زمین میں دھنسا اور تینوں دفعہ آپ ﷺ کی دعا سے باہر نکلا تو اس حالت میں کہ آپ ﷺ خود پناہ کی تلاش میں تھے اور دشمنوں سے بھاگ کر دوسرے شہر میں ہجرت فرما رہے تھے اور کوئی شخص نہیں جانتا تھا کہ انجام کیا ہوگا، لیکن سرکار دوعالم ﷺ نے اس وقت سراقہ سے فرمایا:

کیف بک اذا البست سوار کسریٰ؟

اے سراقہ !اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جس وقت تو کسریٰ کے کنگن پہنے گا۔

چنانچہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب ایران فتح ہوا تو کسریٰ کا تاج اور اس کے کنگن اور دیگر زیورات مسجد نبوی میں مال غنیمت کے طور پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے لا کر ڈال دیے گئے تو آپؓ نے ارشاد فرمایا: ''سراقہ کو بلاؤ'' چنانچہ سراقہ کو حاضر کیا گیا۔سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سراقہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر فرمایا:''سراقہ ہاتھ اٹھاؤ'' پھر فرمایا: **اللّٰہ اکبر الحمدللّٰہ الذی سلبھما کسریٰ بن ھرمز والبسھما سراقہ الاعرابی.**

اللہ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے یہ دونوں کنگن کسریٰ بن ہرمز سے چھینے اور ایک دیہاتی سراقہ کو پہنائے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اس بات کی پیش گوئی فرمائی ہے کہ قرب قیامت میں مال کی کثرت ہوجائے گی حتیٰ کہ صدقہ کو قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں جب قیصر و کسریٰ کے خزانے مال غنیمت کی شکل میں مدینہ میں آئے تو چاروں طرف مال کی کثرت اور بہتات ہوگئی اور ملک میں اس قدر افراط زر ہوگیا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مدینہ طیبہ میں ایک گھوڑے کی قیمت ایک لاکھ ہوگئی، اور سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد خلافت میں کوئی شخص صدقہ کو قبول کرنے والا نہیں ملتا تھا۔

ایک اور حدیث کی پیش گوئی کے مطابق سیدنا مہدی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول فرمانے کے بعد بھی زمین اسی طرح اپنے خزانے اگلے گی اور ہر طرف مال و دولت کی کثرت ہوجائے گی۔اس وقت بھی کوئی زکوٰۃ اور صدقات کو قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔ چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> ''زمین اپنے جگر کے ٹکڑے اپنے اندر سے سونے چاندی کی شکل میں باہر نکالے گی (اور اتنا مال و دولت ہوجائے گا کہ کسی کو اس کی حاجت نہ رہے گی) پس قاتل آئے گا اور یہ کہے گا!''کیا میں نے اسی کے لیے قتل کیا''، اور قطع رحمی کرنے والا آکر کہے گا!''میں نے اسی کے لیے قطع رحمی کی؟ اور ایک چور (اس مال و

دولت کو دیکھ کر) کہے گا کہ میں نے اسی کے لیے اپنا ہاتھ کٹوایا؟ پھر وہ سب اس کو چھوڑ جائیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہ لیں گے۔“

(بخاری حدیث نمبر ۷۱۱۹، مسلم جلد ۱۵ ص ۹۸، فتح الباری جلد ۱۳ ص ۸۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۳، ترمذی حدیث نمبر ۲۵۶۹۔۲۵۷۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۴۶، مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۲۶۱، ص ۳۰۶، ص ۳۴۶، جلد ۵ ص ۱۳۹، جلد ۶ ص ۴۵۴ وغیرہ)

رسول اللہ ﷺ کی اس پیش گوئی کا کہ قربِ قیامت کے قریب دنیا میں مال ودولت کی کثرت اور بہتات ہو جائے گی، اگر جائزہ لیا جائے تو آپ کی یہ پیش گوئی روز روشن کی طرح درست اور صحیح ثابت ہو رہی ہے چنانچہ اس وقت امریکہ اور یورپ کے ممالک میں دولت کی جو ریل پیل ہے اس کا اندازہ تو نہیں لگایا جاسکتا۔ البتہ امریکہ کی کمپنیوں کے اثاثہ جات سے پتا چلتا ہے کہ دنیا میں کس قدر مال ودولت کی بہتات ہے۔ امریکہ میں اس وقت اثاثہ جات کے لحاظ سے پہلے نمبر پر جو کمپنی ہے اس کا نام وال مارٹ (Wal Mart) ہے۔ اس کمپنی کے بڑے بڑے ڈیپارٹمنٹل اسٹورز ہیں جس میں ہر قسم کی مصنوعات ملتی ہیں۔ اس کمپنی کے اثاثہ جات دو لاکھ ۱۹ ہزار ۸ سو ۱۲ ملین ڈالر ہیں۔ دوسرے نمبر پر جو کمپنی ہے اس کے اثاثے ایک لاکھ ۹۱ ہزار ۵ سو ۸۱ ملین ڈالر ہیں۔ تیسرے نمبر پر جنرل موٹرز ہے جو گاڑیاں بنانے والی کمپنی ہے۔ اس کے اثاثے ایک لاکھ ۷۷ ہزار ۲ سو ۶۰ ملین ڈالر ہیں۔ اے ٹی اینڈ ٹی ٹیلی فون کی کمپنی کے اثاثہ جات ۵۹ ہزار ایک سو ۴۲ ملین ڈالر، سٹی گروپ ایک لاکھ بارہ ہزار ۲۲ ملین ڈالر، بنک آف امریکہ گروپ ۵۲ ہزار ۶ سو ۴۱ ملین ڈالر اور مرک کے ۴۷ ہزار ۷ سو ۱۵ ملین ڈالر کے اثاثے ہیں۔

یورپ میں جرمنی کی کمپنی ڈیملر کریسلر پہلے نمبر پر ہے۔ اس کے اثاثوں کی مالیت ایک لاکھ پچاس ہزار ۶۹ ملین ڈالر ہے۔ اس کے بعد برطانوی کمپنی رائل ڈچ شیل گروپ دوسرے نمبر پر ہے۔ اس کے اثاثہ جات کی مالیت ایک لاکھ ۴۹ ہزار ایک سو ۶۴ ملین ڈالر ہے۔ برطانوی کمپنی بی پی کے اثاثوں کی مالیت ایک لاکھ ۴۸ ہزار ۶۲ ملین ڈالر ہے۔ فرانس کی کمپنی ٹوٹل کے اثاثے ایک لاکھ پانچ ہزار ۸ سو ۶۹ ملین ڈالر ہیں۔ جرمن کمپنی فاکس ویگن ۷۸ ہزار ۸ سو ۱۵ ملین ڈالر، جرمن کمپنی سیمنز ۷۴ ہزار ۸ سو ۵۸ ملین ڈالر، ڈوچے بنک ۶۷ ہزار ایک سو ۳ ملین ڈالر، فرنچ کمپنی کیئرفور ۵۹ ہزار ۸ سو ۸۷ ملین ڈالر، سوئٹزرلینڈ کی کریڈٹ سوئس ۵۹ ہزار ۳ سو ۱۵ ملین ڈالر، اٹلی کی کمپنی فیٹ ۵۳ ہزار ایک سو ۹۰ ملین ڈالر اور سوئٹزرلینڈ کی کمپنی نیسلے ۴۸ ہزار ۲ سو ۲۴ ملین ڈالر کے اثاثے رکھتی ہے۔

ایشیا کی بڑی کمپنیوں میں ۲۱ کا مالک جاپان ہے جب کہ تین چین اور ایک جنوبی کوریا کی ہے۔ ایشیا کی ۲۵ کمپنیوں میں جاپان کی مٹسوبشی پہلے نمبر پر ہے۔ اس کے اثاثوں کی مالیت ایک لاکھ ۲۶ ہزار ۵ سو ۷۹ ملین ڈالر ہے، ٹیوٹا موٹرز ایک لاکھ ۲۱ ہزار ۴ سو ۱۶ ملین ڈالر، ہٹاچی ۷۶ ہزار ایک سو ۲۶ ملین ڈالر، ہنڈا موٹرز ۵۸ ہزار ۴ سو ۱۶ ملین ڈالر، نسان موٹرز ۵۵ ہزار ۷ ملین ڈالر، توشیبا ۵۳ ہزار ۸ سو ۲۶ ملین ڈالر، فیوجی نا سو ۴۹ ہزار نو سو ۲۷ ملین ڈالر۔ چین کی سینوپک ۴۵

ہزار ۳ سو ۴۵ ملین ڈالر، چائنہ نیشنل پٹرولیم ۴۸ ہزار ۶ سو ۸۳ ملین ڈالر اور جنوبی کوریا کی سام سنگ الیکٹرانکس کے ۳۸ ہزار ۴ سو ۹۰ ملین ڈالر کے اثاثے ہیں۔

یہ صرف چند کمپنیوں کے اثاثوں کا ذکر کیا گیا ہے ورگرنہ بے شمار کمپنیاں ایسی ہیں جن کے اثاثے بھی کئی بلین ڈالر پر محیط ہیں۔ گویا کہ اس وقت دنیا میں دولت کے دریا بہہ رہے ہیں لیکن سرمایہ دارانہ نظام نے دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز کر کے غریبوں کے جسموں سے آخری خون کا قطرہ بھی نچوڑ لیا ہے اور اب حالت یہ ہے کہ غریب مما لک یا تو بھوک اور غربت کا شکار ہیں یا ان سرمایہ دار ملکوں کے مقروض ہو کر اپنے عوام کا خون سود کی شکل میں نچوڑ نچوڑ کر ان سرمایہ داروں کو دے رہے ہیں۔ دولت کے ان بہتے دریاؤں اور تالابوں سے غریبوں کو ہاتھ دھونے کی بھی اجازت نہیں، پانی پینا تو بڑی بات ہے۔ یہ سب کرشمہ ہے اس جمہوری نظام کا جو سرمایہ دارانہ نظام کی ایک فرع ہے اور جس نظام کو امیروں نے غریبوں کو شکار کرنے کے لیے بنایا تھا۔

اگر اسلامی نظام معیشت دنیا میں رائج ہوا اور ان شاء اللہ ایک روز ضرور رائج ہوگا تو اس نظام کی برکت سے سب سے پہلے تو ارتکاز دولت کا خاتمہ ہوگا جو سرمایہ دارانہ نظام میں تمام مفاسد اور بیماریوں کی جڑ ہے۔ اسلام کا نظام زکوٰۃ نظام وراثت اور تقسیم دولت کے دوسرے قوانین، ارتکاز دولت کا یک قلم خاتمہ کر دیتے ہیں۔ اسلام نے بنیادی طور پر نظام زکوٰۃ کو فرض کر کے دولت کو چند ہاتھوں میں سمٹنے سے روکا۔ اس لیے اسلام نے زکوٰۃ کا ایک با قاعدہ نظام مرتب کیا ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو احقر کی کتاب ''اسلام کا نظامِ زکوٰۃ'') زکوٰۃ کے علاوہ صدقات وخیرات پر بہت زور دیا۔ کیونکہ اس سے غرباء کی اعانت اور دولت کا چند ہاتھوں میں سمٹنا رکتا ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر دولت کا ارتکاز قائم رہتا ہے تو ایک شخص کے مرنے کے فوراً بعد دولت کی گردش کا اہتمام اور اس کے ارتکاز کی ممانعت کا اہتمام قانونِ وراثت کی شکل میں کر دیا گیا ہے۔ جمع شدہ دولت کو ''ذوی الفروض''، ''عصبات'' اور ''ذوی الارحام'' میں اس طرح تقسیم کرنے کا منصوبہ دیا گیا ہے کہ کوئی قریبی عزیز اس سے محروم نہ رہے۔ اگر مرحوم کا کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو تو اس کے دور کے رشتہ دار وراثت کے حق دار ہیں۔ اس لیے قرآن حکیم اور احادیث نبویہ میں ایک اصول ''الاقرب فالاقرب'' (یعنی پہلے قریبی عزیز اور اس کے بعد دور کے رشتہ دار) مقرر کیا گیا ہے۔ اس طریقہ پر چند ہاتھوں میں سمٹی ہوئی دولت دو تین پشتوں میں تقسیم در تقسیم ہو کر معاشرے میں پھیل جائے گی اور معیشت ارتکازِ دولت کے اثراتِ بد سے محفوظ ومصوٗن ہو جائے گی۔

دولت کا ارتکاز ختم ہونے کے بعد جمع شدہ دولت کئی ہاتھوں میں تقسیم کے عمل سے گزرے گی جس کا نتیجہ معیشت میں صرف دولت (Consumptin) میں اضافہ اور اس کے نتیجہ میں پیداواری عمل (Production) میں اضافہ روزگار کے مواقع میں اضافہ اور بالآخر معاشی ترقی کی صورت میں سامنے آئے گا۔

قانون وراثت کے تحت بڑی بڑی جاگیریں دو تین پشتوں میں ختم ہو جائیں گی کیونکہ اسلام میں مال وجائیداد میں وراثت کا حق ایک بڑے دائرہ میں پھیلا دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس قانون وراثت کے تحت بڑی بڑی جاگیریں تقسیم در

تقسیم سے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہوتی رہیں گی اور جاگیرداری نظام خود بخود ختم ہوجائے گا اور اس کے ساتھ وابستہ تمام خرابیاں بھی اپنے انجام کو پہنچ جائیں گی۔ مختصر یہ کہ تمام خرابیاں جن کی وجہ سے دنیا میں امیر‘ امیر تر اور غریب‘ غریب تر ہو رہا ہے اور ملٹی نیشنل کمپنیاں ایک عفریت کی صورت میں لوگوں کی دولت نگل رہی ہیں‘ ختم ہوجائیں گی۔

اصل بات یہ ہے کہ اسلام اور دیگر مذاہب میں معاشی ترقی کا تصور مختلف ہے اسلام ایک دین اور مکمل نظام زندگی ہے جو انسان کو ایک ایسا ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے جس کی روشنی میں ایک فرد یا ایک قوم روحانی اور مادی ترقی کی منازل آسانی کے ساتھ طے کرسکتی ہے۔ دیگر مذاہب کے برعکس اسلام جمود کا قائل نہیں بلکہ اسلام حرکی **(Dynamic)** ہونے کے ناتے ہر قسم کے پیش آمدہ حالات او معاملات پر غور وفکر کر کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں نیا لائحہ عمل مرتب کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہی اجتہاد کا راستہ ہے جس کے ذریعہ سے ہر زمانہ میں مسلمان اپنے لیے راہ عمل مرتب کرسکتے ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام معیشت کے مقابلہ میں اسلام کا مقصود محض مادی ترقی نہیں ہے بلکہ اس میں معاشی ترقی کو چند حدود کا پابند کیا گیا ہے۔ اسلام معاشی ترقی کا خواہاں ہے لیکن اس مقصد کے حصول کے لیے معاشرتی، اخلاقی اور دینی اقدار کی قربانی دینے کے لیے تیار نہیں بلکہ چاہتا ہے جو بھی ترقی ہو وہ ان اقدار کو پیش نظر رکھ کر ہو اور معاشی ترقی کے ساتھ معاشرتی ترقی بھی ہو اور معاشرے کے تمام ادارے مثلاً خاندان، حکومت، کاروبار، مسجد و منبر اور اسکول و کالج اور دینی ادارے، خانقاہیں اپنا بھرپور کردار ادا کریں، تاکہ معاشی ترقی کے ساتھ معاشرے کا ہر فرد روحانی ترقی کی منازل بھی طے کرتا جائے اور تقویٰ و پرہیزگاری کے لحاظ سے بھی افراد میں تنزل کے بجائے ترقی کی راہیں نظر آئیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بزرگی کا معیار تقویٰ ہے **ان اکرمکم عنداللّٰہ اتقاکم** (تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے)

اسلام میں معاشی ترقی کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے:

> ’’اسلام میں معاشی ترقی ایک ایسے عمل کا نام ہے جس کے نتیجے میں کسی ملک کی قومی اور فی کس آمدنی کے ساتھ ساتھ اس ملک کے باشندوں کی عزت نفس، آزادی عمل اور دینی فعالیت میں بھی اضافہ ہو اور اس ملک کے لوگ مادی اور روحانی لحاظ سے اپنے آپ کو ماضی کے مقابلہ میں بہتر حالت میں پائیں۔‘‘

خلاصہ یہ کہ سرکار دو عالم ﷺ کی یہ پیش گوئی تو بالکل درست ثابت ہوئی ہے کہ قرب قیامت میں مال و دولت کی فراوانی اور کثرت ہوجائے گی اور وہ فراوانی ہوگئی ہے، یہ الگ بات کہ غلط نظام معیشت کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ گئی ہے۔ کچھ سرمایہ دار اور کچھ ملٹی نیشنل کمپنیاں لوگوں کی زندگیوں کو اجیرن بنائے ہوئے ہیں۔ یہ کمپنیاں پوری دنیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ ان کی الگ دنیا اور الگ حکومت ہے۔ یہ کمپنیاں دنیا کی اتنی بڑی طاقت ہیں کہ دنیا کی سب طاقتیں ان کی مٹھی میں سمٹی ہوئی ہیں۔ دنیا کی تمام چھوٹی بڑی حکومتیں ان کے اشارہ ابرو پر چلتی ہیں۔ اس وقت دنیا کے ۱۸۰ ممالک پر یہی کمپنیاں جن کی تعداد پانچ سو سے زیادہ نہیں ہے، انقلاب برپا کر رہی ہیں۔ جب یہ چاہیں امریکہ سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے ملکوں پر اپنی مرضی کے لوگ اقتدار میں لے آتی ہیں کیونکہ اس وقت دنیا کی کل دولت ۳۶ ٹریلین ڈالرز میں

سے ۳۵ ٹریلین ڈالرزان ملٹی نیشنل کمپنیوں کے پاس ہے۔گویا پوری دنیا اس وقت ان پانچ سو کمپنیوں کے قدموں میں سسک رہی ہے۔کیونکہ اگر یہ چاہیں تو پوری دنیا میں دس منٹ میں ایک انقلاب برپا کرسکتی ہیں۔لیکن اگر نظام معیشت اسلامی ہوتو پھر نہ تو یہ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہوں اور نہ جاگیردار اور سرمایہ دار ہوں جو غریبوں کا خون چوس چوس کر اپنی توندیں بھر رہے ہیں۔

بہر حال ہمارا یقین ہے کہ پوی دنیا میں ایک وقت ایسا آئے گا جب اسلامی نظام معیشت قائم ہوگا، دولت کی فراوانی ہوگی، کوئی کسی کے ساتھ بددیانتی نہیں کرے گا اور نہ کوئی دھوکہ دہی اور تجارت میں فریب کاری سے کام لے گا۔ دولت چند ہاتھوں میں سمٹی نہیں ہوگی بلکہ پیسہ ہر غریب کی جیب تک پہنچے گا۔دنیا میں خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔لوگ ہاتھوں میں زکوٰۃ وصدقات لیے پھریں گے لیکن کوئی انہیں قبول کرنے والانہیں ہوگا۔

حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ لوگوں کا مال سے اس قدر استغناء (کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا) حشر کے خوف سے ہوگا کیونکہ یہ قرب قیامت کا وقت ہوگا اور اس وجہ سے ہر شخص مال کے بارگراں سے اپنے آپ کو سبک دوش کرنے کی کوشش کرے گا، لیکن مال سے اس استغنا کا سبب کثرت مال بھی ہوسکتا ہے کیونکہ جب کسی شے کی کثر ہوجائے تو پھر اس کی قدر دل ونگاہ میں نہیں رہتی، اور یہ بات سیدنا مہدی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانوں میں ہوگی واللہ اعلم بالصواب ......

الشریعہ اکادمی
کی تازہ مطبوعات

جناب جاوید احمد غامدی کے حلقہ فکر کے ساتھ
ایک علمی وفکری مکالمہ
ازقلم: ابوعمار زاہد الراشدی/ معز امجد/ خورشید ندیم/ ڈاکٹر فاروق خان
صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۱۵۰ روپے

حدود آرڈیننس اور تحفظ نسواں بل　ازقلم: ابوعمار زاہد الراشدی
صفحات: ۱۵۲۔ قیمت: ۱۲۰ روپے

ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، کنگنی والا، گوجرانوالہ
تقسیم کنندہ: دارالکتاب، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور